خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Audio cd

vol 153

Track 1

47:46

تشریح قواعد و ضوابط

... اعوذبا اللہ

... بسم اللہ

... الحمد اللہ

... انا اللہ وملائکتہ ...یا یھا الذین

... دورد ابراہم

عزیزیان گرامی پیارے بچوں اور بھا ئی بہنوں السلام وعلیکم تربیاتی پروگرام
برائے عظیمیہ کا کتابچہ میرے سامنے ہے ہےجس کوآپ لوگ گروپ کی شکل مے

discation

کرے گے۔ اس کی فقیں پانچ بیان کی گئیں ہیں۔پہلی یہ کہ کوئی صاحب میز اج
یا ایسا شخص جس کو سلسلہ میبیتۃ کرنے کی ایجازت ہو ہوے کسی اپنے شاگرد
کو مرید نہ کہیں دوست کہ لقب سے پکاریں ۔دوسری بات یہ ہے کہ کوئی آدمی
گدی نشین نہیں ہو کر بیٹھے ۔اس کا اٹھنا، بیٹھنا،چلنا، پھرنالباس عوام کی طرح
ہو ۔یہ ایسی بات ہے جو فل وقت کہنا اس لئے اچھا نہیں لگتا کہ میں خود گدی
پر بیٹھا ہوا ہوں۔ لیکن اس کی وجہ کوئی فضلیتۃ ، علم قابلیت یا پا رسائی نہیں
ہے ۔ بیماری کی وجہ سے میری جو ٹانگیں ہیں اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی
کوخصوصی گدی عطا کی ہے کم ہو نے کی وجہ سے فرش پر بیٹھنے سے میری
ہڈیاںچھبتی ہیںتو اس چھبہن یا اس تکلیف کے اظہار کے لئے جو میں آپ کو گدی
پر بیٹھا نظر آرہا ہوں۔یہ تکلیف کی وجہ سے ظاہر ہے آئندہ کو ئی صا حب
میزاج ہوا اور خدا نہ خوستہ اسے بھی یہ تکلیف ہو ئی تو اسے بھی بیٹھنے میںاور
گدی نشین بیٹھنے میں فرق ہے ۔یہ ضرورت کے تحت تیسری بات یہ کہ شک کو
جگہ نہ دیں۔جب ہم دیکھتے ہیں نوع انسانی میںچھ اب انسان زمین پر آباد ہیں۔
ان چھ ارب یا ساڑے چھ ارب انسانوں میںشاہد ہی کچھ لوگ ایسے مل جائیں جب
میں شک نہ ہو ۔اب یہ بڑی عجیب بات ہے کہ شک کو دل میں جگہ نہ دوایک

معاشرے میرہتے ہوئے دس ،بیس پچاس سو سال میاریوں کا مقابلہ نہیں کر
سکتے ۔ان کو اسی معاشرے میں رہنا ہے ،اسی ماحول میں رہنا ہے انہیں لو
گوں میں رہنا ہے وہ اپنی اگر ڈیرھ اینٹ کی مسجد بنا ئیں گے ۔تو معاشرے کی
چکی میپیس جائیںگے۔ ان کا وجود ہی باقی نہیں رہے گا،لیکن بر حال قلندر بابا
اولیائ کا فر ما ن ہے کہ شک کو دل میں جگہ نہ دیں اور یہ فر مان اللہ تعالیٰ
کے ارشاد کے عین مطا بق ہے۔قرآن میں پہلی سورت سور ۃ الفا تحہ ہے او
ردوسری سورت سورہ بقرہ ہے ۔سورہ بقرہ کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے
فر مایا ہے الم ذلک کتاب ...ذلک... معنی یہ کتاب ،معنی کتاب ،ذلک کتاب ...یہ
کتاب ہے ۔لا ...لا معنی نہیں،ریب ریب معنی شک، فی معنی فی ہے معنی اس
میںے ترجمہ ہوا یہ کتاب ایسی کتاب ہے اس میںشک نہیں ہے اس کا مطلب یہ
ہوا کہ اگر کسی آدمی کے اندر شک ہے وہ کسی قسم کا شک ہو کم ہو زیادہ
ہو،وہ اس کتاب سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔وہ عالم ہو علماء ہو،فاضل
ہو ،مفتی ہو ، پیر ہو ،فقیر ہو، سالک ہو کوئی بھی ہو اگر اس کے اندر شک ہے
تو وہ اس کتاب سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا...ذلک کتاب ریب...اس کتاب میں شک
کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔لہذا جو آدمی شک کی نظر سے یا شک کے ذہن
سے اس کتاب کو پڑھیں گا۔ اس کو یہ کتاب فائدہ نہیں پہنچائے گی تو اب یہ
بڑی سخت بات ہے اس کا مطلب ہے کہ آپ کو یاد نہیجس کے اندر شک موجود
ہے۔ وہ قرآن سے فائدہ اٹھا ہی نہیں سکتا۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس
میں کیوں کرا عقل کی اس میں گنجائش ہی نہیں ہے ۔پہلی بات یہ ہے کہ اللہ
تعالیٰ فر ماتے ہیں کہ شک والا بندہ قرآن سے استفائدہ نہیں کر سکتا ۔دوسرے
نمبر پر فر ماتے ہیں هداللمتقین...پہلی بات تو یہ ہے کہ شک والا بندہ فائدہ
نہیں اٹھاسکتادوسری بات یہ ہے کہ یہ کتاب متقی لوگوں کو ہدایت دیتی ہے
کہیں ...هد اللمسلمین ...هد اللمومینین ...هد اللمرافکین...هدا للکفرین...هد
اللفاسکین...هد اللمتقین...اس کتاب سے استفائدہ کرنے کے لئے اس کتاب سے
فائدہ اٹھا نے کے لئے لازم ہے کہ آدمی متقی ہو ۔اب یہ بھی بڑی بات ہے کہ
متقی ہو نا بھی بڑا مشکل کام ہے بھئی برحال متقی کے بغیر کوئی آدمی اس
کتاب سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا... الذین ...متقی لوگوں کی تعریف کیا ہے؟متقی
لوگوں کی طرز فکر کیا ہے ؟ متقی لوگ کس طرح سوچتے ہیں ؟متقی لوگوں
کی

dafination

کیا ہے ؟...الذین ...وہ لوگ

یومنو ن باالغیب...متقی لوگوں کی فلیشن کا پہلا اصول یہ ہے وہ غیب پر...
یقین رکھتے ہیں ...یومنون با لغیب ...غیب پر یقین رکھتے ہیں۔ اب ایک غیب پر تو
یہ یقین ہے کہ ہمیں پتا ہے کہ اللہ ہے۔ہمیں پتا ہے کہ فر شتے ہیں ۔ ہمیں پتا
ہے کہ جنات ہیں ،ہمیں پتا ہے کہ جنت ہے ،ہمیں پتا ہے کہ دوزخ ہے،ہمیں پتا

ہے کہ ساتھ آسمان ہیں۔ہمیں یہ بھی پتا ہے کہ زمین بھی ہے ۔اس کے مقاد
بھی ہیں ،چاند ہے ،سورج ہے، ستارے ہیں ،یہ بھی ایک یقین کے دائرے میں آتا
ہے۔کہ ہر آدمی چاند کو چاند کہتا ہے سورج کو سورج کہتا ہے ۔لیکن یہ یقین
ایسا یقین ہے کہ کافر کو بھی،مشرک کو بھی ،یہودی کو بھی ہے، نسارے کو بھی
ہے ،عیسا ئی کو بھی ہے ،بددس کو بھی ہے ،کوئی بھی فقہ کوئی بھی
مذہب ،کوئی بھی قبیلہ، کو ئی بھی ملک ،کوئی بھی قوم سب کواس بات کا یقین
ہے کہ چاند ہے ،سورج ہے،ستارے ہیں ،آسمان ہے ،ہوا ہے ، تو یہ یقین کسی
آدمی کو متقی میں نہیں شمار کر تا ۔اب آپ کہیں جی میں یقین رکھتا ہوں
آسمان ہے، میں یقین رکھتا ہوں چاند ہے ،میں یقین رکھتا ہوںپانی ہے، زمین میں
بارش بر سی تو اس کو متقی نہیں کہہ سکتے ۔اب متقی کی ایک شرط ہے ...
ھد اللمتقین... یہ مقتی لوگوں کے لئے ہدا یت ہے اور متقی لوگوں کی تعریف یہ
ہے کہ وہ غیب پر یقین رکھتے ہیں ۔قانون یہ ہے دنیا کابھی ہے،روحانیت کا قانون
بھی ہے کہ یقین مشاہدہ کے بغیرغیر مکمل نہیں ہو تا اور اس کی دنیا میں مثال
یہ ہے کہ عدالت اس نے بلا لیا گوا ئی کے لئے کسی کیس میں گوا ئی کے لئے
عدالت نے آپ کو بلا لیا ۔ا ب عدا لت آپ سے پوچھے گی کیا بھئی اس بندے نے
چوری کی؟ وہ کہیں گا جی ہاں چوری کی، تم نے اسے چوری کرتے ہو ئے دیکھا؟
کہ نہیں صاحب دیکھا تو نہیں ہے تو ایک بہت بڑے اللہ والے وہ نیک ہیں کبھی
جھوٹ نہیںبو لتے، کبھی انہوں نے کسی سے دل آزاری نہیں کی، سارا محلہ
ساراگلی ان کومقدس مانتی ہے، نیک مانتی ہے،پاکیز ہ مانتی ہے ۔انہوں نے دیکھا
اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں نے اسے چوری کرتے ہو ئے دیکھا عدا لت آپ
کی گو اہی کوتسلیم نہیںکرے گی،وہ کہتے ہیں آپ کی گوا ہی نا کس ہے آپ ان
ہی کو بھیج دیں جنہوں نے دیکھا وکیل سے کہے گی عدالت ان صاحب کو بلا
ئوں ۔اب وہ صاحب بھی آگئے انہوں نے کہاجی میں نے تو نہیں دیکھا میرے دوست
احباب ہے دس ان دس کہ دس نے دیکھا ۔اس بنیاد پر میں نے کہہ دیا کہ اس نے
چوری کی، انہوں نے کہا آپ کی گواہی متمعین نہیں آپ دسوں کو بھیج دو ۔اس
کا مطلب یہ ہوا جب تک علمی مشاہدہ نہ ہو ،گو ائی تسلیم نہیں ہو گی ۔یعنی
ایسا مشاہدہ یقین ہے ...الذین یومنو ن با لغیب ...مقتی کی تعریف یہ ہے کہ وہ
غیب پر یقین رکھتے ہیں ۔یعنی غیب کو دیکھتے ہیں ۔قرآن پاک سے وہ لوگ فائدہ
اٹھا تے ہیں جو غیب پر یقین رکھتے ہیں اور غیب کو دیکھتے ہیں اور غیب ہے۔
غیب کی دنیا سے واقف ہیں دوسری بات یہ ہے کہ ویا کلون... اللہ سے
تعلق ،اللہ سے رابطہ،اللہ سے قربت،متقی کی دوسری تعریف یہ ہے کہ انکا اللہ
سے تعلق قائم ہو تا ہے... ویکمون صلواۃ...اور تیسری تعریف متقی کی یہ ہے
کہ... ومما راز قن ھو یوفیکون ...ہم جو کچھ وہ خرچ کر تے ہیں جتنے بھی
زندگی کے لئے وسائل فراہم ہوئے ہیں۔اس کے بارے میں اس کا یقین ہے... ومما
رددناھو یو فیکون ...ہم جو کچھ خرچ کرتے ہیں جتنے بھی وسائل استعمال کرتے
ہیں وہ اللہ کے دئے ہو ئے ہیںاور یہ ہے بھی صیحح بات آپ پیدا ہو ئے آپ کو تو

پتا ہی نہیں تھاکہ آپ کو کہاں پیدا ہو نا ہے آپ کو اپنی غذائی ضروریات کا
کوئی علم نہیں تھا ،آپ کو اپنی پاکزگی کا کوئی علم نہیں تھا ۔اللہ نے آپ کو
جہاں بھی پیدا کر دیا ،پھاٹانوں میں کر دیا ،ب جو لا ں میں کر دیا، بھنگیوں میں
کر دیا ،چماروں میں پیدا کر دیا ،کافروں میں کر دیا ،یہودی میں پیدا کر
دیا ،ہندویوں میں کر دیا ،چماروں میں کر دیا ،مسلمانوں میں جہاں بی پیدا کر
دیا۔آپ بے بس ہیں کو ئی چوا ئس نہیں ہے آپ کے پاس اس دنیا میں آنے کے لئے
نہیں صاحب مجھے تو بادشاہ کیا ہی پیدا ہو نا ہے ،نئی صاحب میں تو اچھے
خاندان میں پیدا ہو نا ہے ، کوئی صاحب مجھے بڑے کاروباری خاندان میں پیدا ہو
نا ہے جہاں دس بیس گاڑیاں ہوں کچھ با لکل محزہ اللہ کے ہاتھ ہے اللہ کی
مرضی ہے اللہ جہاں چاہے آپ کو پیدا کر دے ایسی جو آپ کا وسیلہ ہے وہ بھی
اللہ کا بنا یا ہوا ہے ،باپ کوبھی اللہ نے بنا یا ہے ،ماں کو بھی اللہ نے بنا یا ،کھا نے
پینے کے معاملات میں بیس سال تک آپ کچھ کر تے ہی نہیںہیں،مفت کا اچھا ہم
کھا نا کھا تے ہیں ،مفت کااچھا کپڑا پہنتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں ماں
باپ کی محبت ڈال دی وہ سارا خودگنگنوش کاانتظام کر تے ہیں ہنہیں بیس
سال تک آپ کچھ بھی نہیں کر تے یہ الگ بات ہے آپ بیس سال تک قابل ہو جاتے
ہیںاور قابل بھی کب ہو تے ہیں دماغ اللہ کا دیا ہوا ہے ،ماں باپ اللہ کے دئے ہو
ئے ہیں ،ٹیچر جو آپ کو پڑھا تے ہیں وہ اللہ کے بنا ے ہو ئے ہیں ،جو کورس کی
کتا بیں لکھتے ہیں وہ بھی لوگ اللہ کے بنا ئے ہو ئے دناغ سے لکھتے ہیں ،اور سب
سے بڑی بات یہ ہے اگر آپ سب ہنڈی کیم ہ جائیں اور ہم سب ہنڈی کیم ہو
جائیںلوگ پاگل ہو جائیں ،باولے ہو جائیں تو ہم تو

abcd

بھی نہیں جانتے پھر بیس سال تک اللہ کے بنا ئے ہو ئے وسائل ہوا، پانی ،آکسیجن،
دھوپ ،چاندنی ،سب اللہ کا دیا ہوا ہے ہمارا س میں کچھ بھی نہیں ہے محنت
مزدوری بھی نہیں کرتے بھئی ہم تو بیس سال میںپکی پکا ئی ملتی ہے ،کپڑا سیلا
سلا یا ملتا ہے ابا جا نے اماں جا نے اور اگر اماں ابا کو اللہ تعالیٰ وسائل نہ دے تو
بچے کپڑے کہاں سے پہنے،بچے پڑھیں گے کہاں سے ،بچے کو خو را ک کہا ں سے
ملے گی ،ایک سسٹم ہے ،ایک نظا م ہے جو سرا پا سب اللہ سب کے ہاتھ میں ہے
کو ئی بندہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ نے مجھے نہیں پا لا ہکسے نہیں پا لا بھئی
یہ زمین اللہ کی ہے ،ہوا اللہ کی ہے، آکسیجن اللہ کی ہے،دھوپ اللہ کی
ہے ،پھل اللہ کے ہیں ،فوڈ اللہ کی ہے ،اس کے بعد ...عزت ،ذلت امیری ،غریبی،
فقیری ،بادشاہی سب اللہ کی طرف سے ہے اور اب پیسہ اللہ کی طرف سے ہے
سامنے مثال شہنشاہ ایران کی مثال ہے ،بھٹو صاحب ،بے نظیز کی مثال
ہے ،نواب شریف کی مثال ہے ،شیخ مجید بنگلہ دیش والہ اس کی مثال ہے،آپ
دیکھئے آپ کی پچاس سال کی عمر میں،پچاس سال سے زیادہ مثالیںہو گئیں ہ
اللہ نے جو چاہا وہ ہو گیا ...ومما رزقنا ھو یون فیکون ...وہ جو وسائل استعمال

کر تے ہیں اس کے بارے میں ان کا یقین ہو تا ہے کہ وہ اللہ کے دئے ہو ئے ہیں ۔
اولیک ھدان ...ایسے ہی لوگ فلا ح یافتہ ہیں اور ایسے ہی لوگ کامیاب ہیں ۔
دنیا میں بھی کامیاب ہیں اور آخرت میں بھی کامیاب ہیں یہ ایک تعریف ہو گئی
شخص کی حضور قلندر بابا اولیاء فرماتے ہیں شک کو دل میں جگہ نہ دو ۔اور
شک کو دل میں جگہ نہ دینے کے لئے ...ھودا للمتقین ... آپ کو متقی بنا ہو گا ۔
متقی بننے کے لئے کیا کرنا ہو گا ۔غیب کی دنیا کو مشاہدہ کر نا ہو گا۔صاحب
غیب کی دنیا کو مشاہدہ کیسے کریں۔ اب صاحب غیب کی دنیا کو مشاہدہ کیسے
بھی کریں آپ سائنس پڑھتے کیسے کیسے مشاہدہ کرتے ہیں آپ کیسی کیسی
ریسرج ہو تی ہے۔ غیب میں انتشار ہو تے ہیں۔ وہ کب ہو تے ہیں جب آپ دماغ
میں ڈالتے ہیں ،جب آپ وہ صرف کر تے ہیں،جب آپ کوشش کرتے ہیں ۔جب
آپ اپنے اساتذہ کا احترام کر کے ان کی بات کو تسلیم کر تے ہیں ان کی بات کو
نہ صرف تسلیم کر تے ہیں بلکہ اس پر عمل کرتے ہیں ۔ہاں سائنسی انتشار ان
سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔ اب یہی صورت روحانیت کی ہے۔ متقی بننے کے لئے
ضروری ہے۔ غیب کی دنیا میں داخل ہو نااور غیب کی دنیا میں داخل ہو نے کے لئے
ضروری ہے۔ غیب کا مشاہدہ کرنا اور غیب کا مشاہدہ کر نے کے لئے کیا ضروری
ہے۔ بھئی آپ سائنس پڑھتے ہیں ۔اس میں جاننے سائنس پڑھتے ہیں آپ ایجاد کر
تے ہیں اس کے لئے کیا ضروری ہے۔ دماغ لگانا اور دماغ کب لگتا ہے۔ علم حاصل
ہو تا ہے۔ تو جب تک کوئی بندہ روحانیت کا علم حاصل کر نے کی جدو جہد
نہیکرے گا اس وقت تک اس کے اندر شک یقینی وصواصااطماد کی جو کیفیات
ہیں ۔ان سے وہ واقف نہیں ہو گا۔ تو حضور قلندر بابا اولیاء کا یہ فر ماناکہ
شک کو دل میں جگہ نہ دیںکا مطلب یہ ہے۔ ایسی تعلیمات حاصل کریں،ایسی
مشقیں کریں، ایسا ہوم ورک کریں۔ جس کی بنیاد پر آپ کے اندر بتدریج شک
ختم ہو جا ئے اور اس کی جگہ یقین رہ جائے۔یہ بات میں نے آپ سب لو گوں کو
اس لئے تشریح کی ہے کہ ہمارے سلسلے والے جو لوگ ہیں پڑھنے کے بھی شوقین
ہیں ،تقرریں سننے کے بھی شوقین ہیں ، اپنے مرشد سے اپنے استاد سے محبت کر
نیکا بھی وہ علان کرتے رہتے ہیں ،لیکن جہاں علم سکھنے کا تعلق ہے پریکٹیکل
وہاں وہ بہت پیچھے ہیں جب کہ ان کو کہا جا تا ہے کہ اسباب پڑھو اور سب
سے زیا دہ ہی ناگا وہ اسباب میں کر تے ہیں ۔ایک ماں اپنے بچے کو اسکول کی
ناگا نہیں کر اتی ہے ۔لیکن وہی مامراقبہ میں ناگاکرتی ہے۔ اسباب میں ناگا
کرتی ہے اس کو پتا ہو گا میرا بچہ اسکول نہیں گیا اس کے اچھے نمبر نہیں آئیں
گے یا یہ پاس نہیں ہو گایا اسکول والے نکال دیں گے ۔ وہ بڑا اہتمام کر تی ہے
بچوں کی تعلیم کا دیکھئے صبح پانچ بجے ا ٹھتے ہیں اور وہ بچارے چھوٹے چھوٹے
بچے روتے ہو ئے اور زبردستی ان کو گھاسیٹ گھا ساٹکر گاڑی میں ڈال دیتے
ہیں ۔بہت اچھی بات ہے بہت اچھی بات ہے ۔اسی طرح آدمی پڑھتا ہے یہ
صحیح عمل ہے ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب دنیا وی علوم سکھنے کے لئے یہی
صحیح عمل ہے تو روحانی علوم سکھنے کے لئے یہ عمل کیوں صحیح نہیں ہے۔ تو

یہ میبا لکل واضاحت سے کہتا ہوں اگر آپ لوگوں نے روحانی علم سکھنے ہیں
اس کے لئے وہی طریقہ اختیار کریں جو آپ اپنے بچوں کے لئے طریقہ اختیار کئے
ہو ئے ہیں ۔ بچے آپ کے آٹھ گھنٹے تقریباً روز پڑھتے ہیں گھرکا ٹیوشن لگا لو تو
دس گھنٹے پڑھتے ہیں۔ آپ روحانی علم سکھنے کے لئے کتنا وقت لگا تے ہیں ۔
کیوں بھئی کتنا وقت لگا تے ہیںروز ؟کتنا لگا تے ہیں نہیں یہ تو ایک آدمی کی بات
ہو ئی نہ اکثریت کتنا وقت لگا تے ہیں۔مشکل سے آدھا گھنٹہ بھی روزنہیں لگا تے
ہوں گے اس میں بھی ناگاہ ہو تی ہے ۔اب ایک سال کاحساب لگا ئیں اگر ایک
بچے نے آپ کے دس گھنٹے روز پڑھا تو کتنے گھنٹے ہو ں گے ایک سال میں کئی سو
گھنٹے بن جائیں گے اور ایک آدمی نے بیس منٹ مراقبہ کیا اور اس میں بھی ناگا
کیاکتنے گھنٹے لگے بھئی اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ روحانی علو م
وہاں سے شروع ہو تے ہیں جہاں دنیاوی علوم ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن نا قدری
کا یہ عالم ہے کہ وقت ہی نہیں ہے اس کے لئے تو جب تک آپ لوگ اپنے اسباب
میں پا بندی نہیں کریں گے اور مراقبہ اس طرح نہیں کریں گے ۔جس طرح آپ
کے بچے اسکول میں پڑھتے ہیں اس وقت تک آپ کو روحانی علم حاصل نہیں ہو
گا اور جب تک روحانی علم حاصل نہیں ہو گا اس میں شک اور وصوا صہ کی
جوتعریف ہے وہ بہ قدر ہو جائے گی اور جب شک دل سے نہیں نکلے گا آپ کو
قرآن سمجھ میں نہیں آئے گا اور جب قرآن آپ کی سمجھ میں نہیں آئے گا آپ
متقی نہیں ہو نگے اور جب آپ متقی نہیں ہو نگے تو علم الغیب سے آپ محروم
نہیں ہو نگے ۔یہ قرآن ہے یہ کوئی آپنی طرف سے بات نہیں کی حضور قلندر بابا
اولیاء فر ماتے ہیں کہ اگر شک کو دل میں جگہ دے دی تو آپ سو سال بھی
روحانیت پڑھتے رہیآپ کو کچھ حاصل نہیں ہو گابس اتنا آپ کہیں تھوڑی سی نا
لج ہو گئی۔ رو حانیت کے بارے میں تھوڑی سی نا لج ہو جائے گی۔ دوسرا یہ کہ
ایسا کام کریآپ خود مطمئین ہو ں۔یہ آپ کے اپنے ضمیر کا معاملہ ہے۔ ہمیشہ
ہر آدمی یہ چا ہتا ہے کہ میں دوسرے کی اصلاح کر دوں۔ہر شخص کی خوا
ہش میں بھی اس میں شا مل ہو ں۔ ہر شخص کی یہ خواہش ہے کہ میں
دوسرے کی اصلا ح کردوں۔دوسرے کی اصلاح کر دوں ۔دوسرے کی اصلاح تو آپ
جب کریں گے نہ جب اپنی اصلاح ہو گی ۔لہذا یہ آپ کے اپنے ضمیر کا معا ملہ ہے
کہ آپ کیا اپنے کردا ر سے ،اپنے اعمال سے ،اپنے طرزفکر سے ،اپنے ماموں لا ڑ سے
،اپنے واص کے ضائع سے یااس کے کار آمد ہو نے سے مطمئن ہیں۔ اگر مطمئن ہے
۔بس پھرٹھیک ہے، اب اس کے لئے کیا طریقہ ہو گا۔ اس کے لئے یہ طریقہ ہو گا
کہ آپ اپنا محا سبہ کر یں۔ کہ چو بیس گھنٹے میبھئی آٹھ گھنٹے ہم سو گئے ۔
سولہ گھنٹے میں ہم کتنے کام ایسے کئے جس ہمارا ضمیرمطمئن ہے۔اور سولہ
گھنٹے میں ہم نے ایسے کتنے کام کئے جس سے ہمارا ضمیر مطمئن نہیں ہے ۔
اس کے لئے ضروری ہے کہ سو نے پہلے یا سوتے وقت لیٹ کر دن بھر کا موں کا جا
ئزہ لیاورمحاسبہ کر یں اس پیتس تیس عمل سے آپ کے اندر یہ صلا حیت بیدار
ہو جا ئے گی آپ وہ کام نہیں کریں گے جس سے ضمیر کے مطمئن نہ ہو ۔

پانچوں بولنا ابلاکفن کا مطلب آپ دوسروں کو کس طرح ہم نوا بنا ئے ۔کس طرح دوسروں کو ہم نوا بنا ئیں ۔کس طرح دوسرے کو اپنا ہم ذہن بنا ئیں ۔کس طرح دوسروں تک اپنی بات پہنچائیں ۔یہ ایک باب ہے اس کا کس طرح بو لا جائے کس طرح یہ آپ کی ہدایت کا کا جو ہے آخری موضو ع ہے ۔یہ بھی آپ کے گھر کی بات ہے۔ ویسے تو اس کی بہت سی مثا لیں ہیں کہ ایک بو لنا ہے، ایک سنا ہے ،ایک پڑھنا ،ایک دیکھنا ہے ،محسوس کر نا ہے ، اس کی مخاطب کی صلا حیت کو محسوس کر نا ہے، کہ مثلا ایک بچہ ہے اس سے اور طرح با ت کر تے ہیں ،ایک لڑکا ہے اس سے آپ اورطرح بات کر تے ہیں،ایک میٹرک پاس ہے اس سے اور طرح بات ہو تی ہے ،ایک

phd

ہے اس سے اور طرح بات ہو تی ہے ۔کیوں اس لئے کہ وہ جو مخاطب ہیں آپ کیا اس کی صلا حیتیں مختلف ہیں ۔بچے کی صلاحیت الگ ہے ،بڑے کی صلا حیت الگ ہے ،میٹرک پاس کی صلا حیت الگ ہے ،ایم اے کی الگ ہے، پی ایچ ڈی کی الگ ہے ،اور

phd

ہے تیس سال کا ،اب کسان ہے پچاس سال کا اب کسان کی صلاحیت باکل الگ ہے ،حضور قلندر بابا اولیاء فرماتے ہیں کہ کسانکے سامنے کو ئی سائنٹس جا ئے اور ایٹم کی تھوری بیان کر نا شروع کر دے اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آئے گا وہ یہ دیکھے گا پتا نہیں کیا کہیں رہے ہیں۔وہ ظاہر ہے وہ مختلف گیسیس کا تذکرہ کرے گا ،الیکٹرک سٹی کا تذکرہ کرے گا ،ایٹم کا ذکر کرے گا ،ایٹم کی صلاحیتونکا ذکر کرے گا ، اسے اس کا پتاہی کچھ نہیں۔ وہ پچا س ساٹھ سال کا بوڑ ھا کسان ایسے دیکھا گا جیسے پتا نہیں کیا کہہ ر ہا ہے ۔لیکن اگر اسی کسان سے اگر آپ زمین سے متعلق بات کر یں اور زمین کی پیداوار کے متعلق سائنسی نقطہ نظر سے بات کرے تو اس کی سمجھ میں آئے گاتو ایک تو بولنا کس طرح بو لناضرور سے بولنا اتناآہستہ بولنا کہ وہ کان ہی لگا تے رہے گے جی کیا کہا ایک ڈال کے ساتھ بو لنا ایک ڈال میں بھی ایک کڑک آواز ہو تی ہے اور ایک شیری آواز ہو تی ہے ۔اب کوا بو لتاہے کائے کا ئے نا گوار آواز ہو تی ہے کانوں میں اس کی آواز کوئل بولتی ہے کوئی آدمی خوش سے خوش میزاج ہو بالکل کیکر کی طرح کوئل جب کو کے گی تو وہ کوئل بول رہی ہے کان کھڑے ہو جائیں گے کوئل بول رہی ہے اِدھر دیکھ اُدھردیکھ کو ئل جب بولتی ہے ساری فضاء میں ترنم جا تا ہے ۔فضاء میں وئبریشن ہو نے لگتا ہے ہمیں پتانہیں ہے ہم دیکھیں درخت کی کیا کیفیت ہو تی ہے ،فضاء کی کیا کیفیت ہو تی ہے ،ہوا کی کیا کیفیت ہو تی ہے ،کوئل کی تو ہمیں پتا چلے ہر چیز کوئل کی آواز سے مسکور ہو جاتی ہے ۔دس کوئے بو لتے ہیں کچھ بھی نہیں ہو تا کچھ تو نے ہو تا ہی نہیں ہے اس کی آواز بھی نہیں لگتی آواز طوطے کی بھی ہے ،آواز بکری بھی ہے

ہاور آواز گدے کی بھی ہے ہدیکھئے ساری اللہ کی مخلوق ہے خود اللہ تعالیٰ فر
ماتے ہیں کہ شیریں آواز سے بات کرو اور آواز تو گدے کی بھی ہے یہ بھی اللہ
تعالیٰ نے بنا ئی ہے نہ لیکن اللہ تعالیٰ اس آواز سے اتنے خوش نہیں ہو تے جتنے
اللہ تعالیٰ کوئل کی آواز سن کر خوش ہو تے ہیںتو جب آپ اپنے مخاطب سے بات
کریں تو آپ کی آواز میں دھیما پن ہو ،آپ کی اخلاق میں دھیما پن ہو ،آپ کی
آواز میں محبت کی چاشنی ہو ،آپ کی آواز میں ترنم ہو ، ایسا ترنم ہو جو سننے
والے کا دماغ وس میں آجائے ،اور حضور ﷺ جب قرآن شریف پڑھ کرتے تھے بتائیے
جب تائف سے حضور تائف آپ تشریف لا ئے ایک جگہ ٹہرے ایائوں میں تو وہاں
حضور پاک ﷺ نے قرآن کریم کی تلا وت کی اور جب جنات نے آواز سنی تو پوری
جماعت رسول اللہﷺ پر حاضر ہوگئی اور اس قرآن سے اتنی متاثر ہو ئی وہ
جنات کی جماعت کہ سب کے سب یہ خود قرآن میں بھی آیت ہے تو یہ جو آواز
ہے ادراک کے لئے اس میں ہمارے لئے ضروری ہو کہ آواز میں چاشنی ہو،محبت
ہو ، وہ خاتم آپ کو آپ کی بات کو جواب دیتا ہے اور وہ آپ کے لئے قابل برداش
نہ ہو اس کو برداش کرنا،اس کو سنا تواجہ کے ساتھ سنا ،کتنی تکلیف ہو آپ کو
اس کی بات پو ری سنی ہے ،سننے کے بعد اس کو مطمئن کرنا ،غصہ نہیں کر
نا ،بیزاری کا اظہار نہیں کرنا ،اس کو مطمئن کر نا ،اسی طرح آپ کا اٹھنا، بیٹھنا،
لوگوں کا استقبال کرنا ،لوگوں کے ساتھ خوش روحی یعنی ہنستے چہرے کے ساتھ
پیش آنا ،خنداق نشانی سے پیش آنا ،آپ کے چہرے پر خنداق نشانی پر سلوٹ نہیں
آنے چاہئے ،یہ ایک طریقہ ہے کہ اپنی بات کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے اور
اپنی بات کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے اور دوسروں کو اپنا ہم ذہن بنا نے کے
لئے ،سننے کی برداش ہو نی چاہئے، تلقید کی برداش ہو نی چاہئے ،مخاطب کی
کسی بات پر آپ کو کبھی غصہ نہیں آنا چاہئے ،کئی باتیں ایسی ہو تی ہے غصہ
آجاتا ہے اگر غصہ آجاتا ہے تو اس کو اظہار نہیں کرنا چا ہئے وقفہ دیںہ تویہ
ابلاغ کے لئے سب سے پہلے ضروری ہے کہ آپ کا طرز تکخاتر صیحح ہواور ایک
بات یہ کہ آپ جس ست بات کر رہی ہوں یا کریں اس کے لئے آپ کے دل میں
محبت ہو ، جذبہ ہو ،خلوص ہو ،ایثار ہو ،اگر وہ آپ کی بات سن رہا ہے تو آپ
اس کے اوپر کو ئی احسان نہیں کرر ہے ہیں اس لئے جتنی بات اس نے آپ کی
سن لی اس نے آپ کے اوپر احسان کردیا وہ آپ کو وقت دے رہا ہے اپناتو ابلاغ
کی بات تو یہ بڑی کافی ڈیٹیل دی ہے سننے کے لئیاپنے آواز سے کوئی نعت
پڑھیں ،کوئی تقریر کریں ، بچے کے اوپر غصہ کریں ،شوہر کے اوپر غصہ
کریں ،شوہر بیوی کے اوپرغصہ کرے ، اور اس کو ریکارڈکر لیںاور اس کو سنے اور
جب آپ اس کو سنے گے تو آپ کی جو سننے کی حس ہے وہ آپ کو بتا ئے گی کہ
آپ کی آواز اچھی ہے یا نہیں ہے اگر آپ کو اپنی آواز اچھی نہیں لگ رہی تو
دوسروں کو آپ کی آواز کیسے اچھی لگے گی ہاور ایک یہ رسول اللہﷺ کی سیرت
طیبہ پربہت غور کریں اس کو بار بار پڑھیں ہ،میں یہ کہتا ہوں جو آپ کی
خامیاںہے نے اسباق نہ پڑھنا ،زیادہ سے زیادہ ناگا ہو نا اگر حضور ﷺکی سیرت

طیبہ کو معمور کے مطا بق پڑھیں یا طےیاہ کریں کہ سیرت طیبہ کی کتاب پڑھے
بغیر سونا نہیں ہے ۔آپ ایک صفحہ پڑھیں ،دو پڑھیں ،دس پڑھیں بس یہ طے کر
لیں کسی بھی حال میں ہون وہ جی بخار میں ہوبھئی کسی بھی بچے کو کہ
ہمیں دو صفحہ سنا دے اس سے جو کمی ہے۔ معاشرہ کی وجہ سے تو فیت کی
وجہ سے دنیا داری کےء وجہ سے ،تو یہ کمی بہت حد تک دور ہو جائے گی ۔اللہ
تعالیٰ آپ کو تربیاتی پروگرام میں کامیاب کرے اور آپ کو مجھے اسقابل بنا دیں
کہ ہم حضور قلندر بابا اولیاء کے اس روحانی مشن کولوگوں تک پہنچادیں اور
عام کرنے میں کامیاب ہو جائیں ۔آمین یا رب العلمین

۔